



سوال

(21) ایام حیض میں بے قاعدگی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم بھائی اگر عورت کی ماہواری میں بے قاعدگی ہو یعنی حیض شروع ہو جائے ہفتہ سے کچھ دن کم کے بعد رک جائے اور اسی طرح پھر ہفتہ دس دن رکے رہنے کے بعد دوبارہ 2-4 دن کے لیے شروع ہو جائے تو قرآن و حدیث کے حوالے سے اس کا کیا حکم ہے؟ استخاضہ سے کیا مراد ہے، حیض اور استخاضہ میں فرق کس طرح کیا جائے گا۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

استخاضہ ایک قسم کی بیماری ہے۔ استخاضہ میں عورت کو ایام حیض کے علاوہ بھی خون آتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب قرآن مجید نے حیض کو ناپاکی قرار دیا ہے تو یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ چونکہ استخاضہ میں بھی عورتوں کو خون آتا ہے، اس وجہ سے اس کا حکم بھی شاید وہی ہوگا جو حیض کا ہے، یعنی ایک مستخاضہ کے لیے بھی وہ سب کچھ ممنوع ہوگا جس سے حائضہ کو روکا گیا ہے۔

اگرچہ مستخاضہ حائضہ کے حکم میں نہیں ہوتی، مگر چونکہ اسے بے وقت خون آتا رہتا ہے، اس وجہ سے اس کا وضو قائم نہیں رہ سکتا، تو کیا اس کو عبادات ترک کر دینی چاہئیں؟ اس سلسلے میں صحیح موقف یہی ہے کہ وہ استخاضہ کے ایام میں ہر نماز کے لئے وضو کر کے اپنی تمام نمازیں ادا کرے گی، روزے بھی رکھے گی اور دیگر تمام امور انجام دے گی۔

اس رخصت کی اساس قرآن مجید ہی میں موجود ہے۔ قرآن مجید کے سارے احکام، خواہ وہ معاملات سے متعلق ہوں یا عبادات سے، خود قرآن ہی کی رو سے ایک استثنا کے ساتھ مشروط ہیں۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

”لَا تَلْبَسُوا ثِيَابًا تَلْبَسُونَ فِيهَا دُمًا“ (البقرہ ۲: ۲۳۳)

”کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کسی چیز کا مکلف نہیں ٹھہرایا جاتا۔“

اسی طرح وضو، غسل اور تیمم کے حکم کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَكَانَ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُنِيعَ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (المائدہ ۵: ۶)

”اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے لیے کوئی تنگی پیدا کرے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تاکہ تم اس کے شکر گزار ہو۔“



چنانچہ اس اصول پر مستحاضہ عورت، سلسل البول کے مریض اور ایسے شخص جس کی ہوا خارج ہوتی رہتی ہو، کی مانند ہے، جسے ہر نماز سے پہلے وضو کر لینا چاہیے۔ اس کے بعد اگر نماز کے دوران میں اس کو اپنی علت کے مطابق بسبیلین سے کوئی چیز خارج ہوتی محسوس ہو تو اس کو وضو اور نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بخاری کی روایت ہے:

”عن عائشہ قالت: اعتمفت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم إمرأة من أزواج فکانت تری الدم والصفرة، والطست تحتها وہی تصلی“ (رقم ۲۹۹)

”حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک آپ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھیں۔ انہیں استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا۔ چنانچہ نماز پڑھتے ہوئے وہ پلینچے ایک برتن رکھ لیا کرتی تھیں۔“

اس قسم کی بیماری میں یہ رخصت بیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ ابن ماجہ کی روایت ہے:

”عن عائشہ قالت: جاءت فاطمہ بنت ابی حمیش إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: إنی إمرأة استحاض فلا أطرأ فادع الصلوۃ؟ فقال لها: لا، اجتنبی الصلوۃ آیام حیضک ثم اغتسلی وتوضی لکل صلوۃ ثم صلی وإن قطر الدم علی الحصر“ (نیل الاوطار ۳۲۳/۱)

”حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں: فاطمہ بنت ابی حمیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انہیں بتایا کہ مجھے استحاضہ ہے اور میں پاک نہیں رہتی، کیا اس وجہ سے مجھے نماز چھوڑ دینی چاہیے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دو، پھر غسل کر کے ہر نماز سے پہلے وضو کر لو اور پوری نمازیں پڑھو، خواہ چٹائی (یعنی جاے نماز) پر خون ہی کیوں نہ ٹپکتا رہے۔“

مستحاضہ کے لیے حیض کی تعیین

شریعت نے جن کاموں سے حائضہ کو الگ رہنے کا حکم دیا ہے، ظاہر ہے کہ وہ سب ایک مستحاضہ پر بھی اس کے ایام حیض میں ممنوع ہیں۔ ہم پہلے یہ بیان کر چکے ہیں کہ استحاضہ میں عورت کو وقت بے وقت خون آتا رہتا ہے۔ چنانچہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک مستحاضہ اپنے ایام حیض کی تعیین کس طرح کرے گی؟

عام طور پر ایک مستحاضہ خون کی رنگت اور کثافت کے ذریعے سے حیض اور استحاضہ میں فرق کر سکتی ہے۔ حیض کا خون زیادہ گہرے رنگ کا اور گاڑھا ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون زردی مائل اور پتلا ہوتا ہے۔ چنانچہ مستحاضہ کو چاہیے کہ وہ خون کی رنگت کے لحاظ سے حیض اور استحاضہ میں فرق کر کے حیض کے دنوں میں اس سے متعلق شریعت کے احکام کی پابندی کرے۔ اس کے بعد جب خون کی رنگت اور کثافت میں کمی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ غسل کر کے پاک ہو جائے۔

یہی بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ ابوداؤد رحمہ اللہ کی روایت ہے:

”عن فاطمہ بنت ابی حمیش أنها کانت تستحاض فقال لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم: إذا کان دم الحیضۃ فأنه أسود یعرف، فإذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ، وإذا کان الآخر فتوضی و صلی فإنما ہو عرق“ (ابوداؤد، رقم ۲۴۷)

”فاطمہ بنت ابی حمیش (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے مستحاضہ ہونے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: حیض کا خون تو سیاہی مائل ہوتا ہے اور پچانا جاتا ہے، ایسا ہو تو نماز چھوڑ دو، پھر جب اس کی رنگت بدل جائے تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ یہ حیض نہیں، یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے (جو بہ نکلتی ہے)۔“

مگر یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ عورتوں کے لیے خون کی رنگت کے لحاظ سے حیض اور استحاضہ میں فرق کرنا مشکل ہو جائے، ایسی عورتوں کو چاہیے کہ استحاضہ کی بیماری ہونے سے پہلے، انہیں مہینے کے جن دنوں میں حیض آتا تھا، انہی مخصوص دنوں کو وہ آئندہ کے لیے بھی اپنے حیض کے دن شمار کر لیں اور ان دنوں میں ان تمام احکام کی پابندی کریں جو شریعت نے



حائضہ پر عاتکیے ہیں۔

یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ امام مالک کی موطا میں روایت ہے :

”عن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن امرأة كانت تهراق الدماء في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتت لها أم سلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :
تتنظر إلى عدد الليالي والأيام التي كانت تبيضهن من الشهر قبل أن يصيبها الذي أصابها، فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فإذا خلفت ذلك فلتغتسل، ثم لتستنفر بثوب، ثم
لتصلي“ (رقم ۱۲۳)

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ ایک عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
بہت خون آتا تھا۔ حضرت ام سلمہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا : وہ غور کرے کہ اس طرح (یعنی استحاضہ)
ہونے سے پہلے، ہر ماہ کتنے دن اسے حیض آتا تھا۔ پھر وہ ہر مہینے کے کتنے ہی دن (حیض شمار کر کے) نماز سے الگ رہے۔ پھر جب وہ دن گزر جائیں تو غسل حیض کر
لے اور کوئی کپڑا باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الطہارہ جلد 2